S_1997_1_565_569

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ایم۔اے۔جیکسن

بنام

کلکٹر آف کسٹمز

8 جولائی 1997

ایس۔پی۔بھروچا، سوہاس۔سی۔سین اور ایم۔جا گنادھا راؤ، جسٹسز

کسٹمز ایکٹ، 1962-دفعہ (1)20-کسٹم ڈیوٹی کا مختصر محصول-دبئ سے بھارت میں رہائش کی منتقلی-دبئ سے بھارت لائی گئی کار-اس کی قیمت کا تعین-آٹو کار میگزین میں مذکور قیمت کا شوکاز نوٹس میں ذکر نہیں کیا گیا ہے-کسٹمز اتھارٹی کے ذریعہ اس قیمت پر انحصار-چاہے قانونی ہو-منعقد، نمبر۔

اپیل کنندہ رہائش کی منتقلی پر دبئ سے بھارت واپس آیا اور اپنی ایک استعمال شدہ کار ساتھ لے کر آیا۔کسٹم حکام نے کار کی قیمت کا اندازہ 53,305.44 روپے، پر کیا اور ڈیوٹی کا اندازہ 1,28,136 روپے پر کیا۔اپیل کنندہ نے احتجاج کے تحت ڈیوٹی ادا کی اور اسی تاریخ کو گاڑی کی کلیئرنس حاصل کی۔دفعہ (1)20 کسٹمز ایکٹ، 1962 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کیا گیا تھا، اپیل کنندہ سے کسٹمز ڈیوٹی کے مبینہ مختصر محصولات کے خلاف وجہ بتانے کے لیے کہا گیا جو اس بنیاد پر تیار کیا گیا تھا کہ کار کی قابل تشخیص قیمت 53,305.44 روپے کے بجائے 1,21,000 روپے تھی، اپیل کنندہ نے جواب دائر کیا۔تاہم، 2 سال اور 3 ماہ کے بعد، اپیل کنندہ کو کسٹمز کے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے ایک حکم موصول ہوا، جس میں کہا گیا کہ 'قیمت کی فہرست' کے ساتھ موازنہ کیا گیا تھا اور اس کے مطابق، قابل تشخیص قیمت 96,850 روپے پر دوبارہ کام کیا گیا تھا جبکہ شوکاز نوٹس میں مذکور 1,21,603 روپے کی مجوزہ قابل تشخیص قیمت تھی اور یہ کہ نوٹس میں تجویز کردہ اضافی ڈیوٹی 89,715.91 روپے، تھی نہ کہ 1,41,163.75 روپے،۔اپیل کنندہ نے ایک اپیل دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ کو ورلڈ کار کیٹلاگ یا آٹو کار میگزین نہیں دکھایا گیا اور اپیل کنندہ کی طرف سے جمع کرائی گئی انوائس قیمت کو قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔اس اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔یہ اپیل کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 745 (ایل) کے تحت دائر کی گئی تھی۔اپیل کنندہ نے الزام لگایا کہ قابل تشخیص قیمت بڑھانے کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور حکام کی طرف سے کوئی

وجہ نہیں بتائی گئی کہ مینوفیکچرر کا سرٹیفکیٹ کیوں قبول نہیں کیا گیا اور آٹو کار میگزین میں بیان کردہ قیمت کا شوکاز نوٹس میں بھی حوالہ نہیں دیا گیا اور پہلی بار سی ای جی اے ٹی کو صرف اس میں مذکور قیمتوں کا ایک اقتباس دیا گیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1 ایک بار جب یہ تسلیم کر لیا گیا کہ آٹو کار میگزین میں مذکور قیمت کا درخواست گزار کو جاری کردہ شوکاز نوٹس میں ذکر نہیں کیا گیا تھا، تو کسٹم حکام کی طرف سے میگزین میں مذکور مذکورہ قیمت پر کسی بھی طرح کا انحصار غیر قانونی ہونا چاہیے۔ اگرچہ یہ نقطہ اپیل کے حکام کے سامنے اپیل کی بنیاد پر لیا گیا تھا، لیکن میگزین کی ایک کاپی کبھی بھی اپیل گزار کو دستیاب نہیں کرائی گئی۔ یہ حقیقت کہ اس کے متعلقہ حصے کا ایک اقتباس پہلی بار سی ای جی اے ٹی کے سامنے پیش کیا گیا تھا، اس عیب کو ٹھیک نہیں کیا۔ جہاں تک مینوفیکچرر کے سرٹیفکیٹ کا تعلق ہے، نہ تو کسٹم حکام کے حکم میں اور نہ ہی سی ای جی اے ٹی کے حکم میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ امدادی سرٹیفکیٹ میں مذکور قیمت درست نہیں تھی یا یہ کہ سرٹیفکیٹ غیر ملکی مینوفیکچرر سے اجتماعی طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ کسٹم حکام کی طرف سے کوئی نتیجہ نہیں نکالا کہ کسٹم حکام کی طرف سے جو قیمت اپنائی گئی تھی وہ اسی میک، ماڈل، آلات کی سہولیات کی کار کے لیے قابل ذکر تھی جو درآمد کی گئی تھی۔ سی ای جی اے ٹی اور کسٹم حکام کے حکم کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ (568-ایچ:569-اے-سی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1989 کی دیوانی اپیل نمبر 2885۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے اے نمبر C/130/88-A میں آرڈر نمبر 560/88-A کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راجیو دتہ۔

جواب دہندہ کے لیے این۔کے۔باجپائی اور نرسمہن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔جگندھاراو، جسٹس۔ اس اپیل کو اپیل کنندہ نے کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ کنٹرول اپیلیٹ ٹریبونل (اسپیشل بینچ اے)، نئی دہلی (جسے اس کے بعد سی ای جی اے ٹی کہا جاتا ہے) کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی ہے، جس میں 30.11.1988 کو اپیل کنندہ کی اپیل کو اپیل کنندہ کے حق میں معمولی ترمیم کے ساتھ مسترد کیا گیا ہے۔

مقدمے کے حقائق حسب ذیل ہیں:

اپیل کنندہ 1984 میں رہائش کی منتقلی کے قواعد 1978 کے فوائد حاصل کرتے ہوئے رہائش کی منتقلی پر دبئی سے بھارت واپس آیا۔ دبئی سے واپس آتے ہوئے، وہ اپنے ساتھ لے کر آئی، ایک استعمال شدہ وولوو کار 244 جی ایل ای ماڈل 1982 جو دبئی میں اس کے زیر استعمال تھی۔ یہ کار اپیل کنندہ کے شوہر نے 10.3.1982 پر انوائس نمبر 218/8.12.1991 کے تحت ایک محمد عبدل رحمان اد بہار، شارجہ سے 38,000 درہانیوں (یو اے ای) میں خریدی تھی۔ جس میں 10 فیصد ڈیلر کا کمیشن اور سویڈن سے دبئی کے لیے سمندری مال برداری کے چارجز شامل تھے، 74 کی شرح سے ڈیوٹی، کلیئرنس، ٹرانسپورٹ اور بینک چارجز کے علاوہ، اپیل کنندہ نے ان لینڈ کنٹینر ڈپو، بنگلور میں بل آف انٹری 216/8.12.199 دائر کیا۔ کسٹم حکام نے کار کی قیمت کا اندازہ 53.305.44 روپے لگایا۔ اور تخمینہ شدہ ڈیوٹی 150% (70,979,19 روپے)/ معاون ڈیوٹی 40 فیصد (21,322.18 روپے) اور کسٹم کی اضافی ڈیوٹی (24,915.75 روپے)، مجموعی طور پر، 1,88,108 روپے۔ اپیل کنندہ کے مطابق، مشرق وسطی کے ممالک میں 50 فیصد پر عام رعایت کے مقابلے میں 15 فیصد رعایت دے کر مذکورہ بالا قابل قدر قیمت حاصل کی گئی تھی اور فرسودگی 38 فیصد کے بجائے صرف 35.5% پر کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے 8.12.1984 پر احتجاج کے تحت ڈیوٹی ادا کی اور اسی تاریخ کو گاڑی کی کلیئرنس حاصل کی۔ اپیل کنندہ نے 30.1.1985 پر ایک تفصیلی خط لکھا جس میں اس کی طرف سے ادا کی گئی ڈیوٹی کی مبینہ اضافی رقم کی واپسی کی درخواست کی گئی تھی۔

کسٹمز ایکٹ کی دفعہ (1) 20 کے تحت بنگلور کے کسٹمز سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے 7.6.1985 کا شوکاز نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ 1962 میں اپیل کنندہ سے 1,40,174.70 روپے کے کسٹم ڈیوٹی کے مبینہ مختصر محصولات کے خلاف شوکاز طلب کیا گیا، جس کا تعین اس بنیاد پر کیا گیا کہ کار کی قابل قدر قیمت 99,905,44 روپے کے بجائے 1,21,909 روپے تھی۔ اپیل کنندہ نے ایک جواب بھیجا جس میں کہا گیا کہ قابل ادائیگی ڈیوٹی پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے، کہ متحدہ عرب امارات میں کار کی قیمت اصل ملک میں گاڑی کی اصل قیمت سے ہمیشہ 20 فیصد زیادہ ہوتی ہے اور یہ کہ مینوفیکچرر کی قیمت کی عدم موجودگی میں جو آسانی سے دستیاب نہیں تھی، اس نے ڈیمرج سے بچنے کے لیے احتجاج کے طور پر ڈیوٹی ادا کی تھی اور شوکاز نوٹس میں کوئی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں کہ مبینہ طور پر مختصر لیوی کی بنیاد پر کیسے پہنچا۔

2 سال اور 3 ماہ کے بعد، اپیل کنندہ کو اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز، ان لینڈ کنٹینر ڈپو، بنگلور سے ایک آرڈر موصول ہوا جس کی تاریخ 21.8.1997 تھی۔ اس ترتیب میں، یہ ذکر کیا گیا تھا کہ 'قیمت کی فہرست'

کے ساتھ موازنہ کیا گیا تھا اور اس کے مطابق، قابل تشخیص قیمت 96,850 روپے پر دوبارہ کام کیا گیا تھا جبکہ شوکاز نوٹس میں مذکور 1,21,603 روپے کی مجوزہ قابل تشخیص قیمت تھی۔حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ قابل ادائیگی اضافی ڈیوٹی 99,719.91 روپے تھی بجائے اس کے کہ 1,40,163.75 روپے، شوکاز نوٹس میں تجویز کی گئی تھی۔کلکٹر (اپیل)، مدراس کے سامنے اپیل کو ترجیح دی گئی، اس دلیل کے ساتھ کہ وولوو کے 5.11.1985 کے خط کو مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کہ اپیل کنندہ کو ورلڈ کار کیٹلاگ یا آٹو کار میگزین نہیں دکھایا گیا تھا۔ B.cus.999/87 میں اپیل مسترد کر دی گئی۔مورخہ 18.11.1987۔

اپیل کنندہ نے سی ای جی اے ٹی کے سامنے اپیل دائر کرتے ہوئے کہا کہ کلکٹر کے حکم میں مذکور قیمتوں کی فہرستوں کو اپیل کنندہ کے سامنے ظاہر نہیں کیا گیا، ڈیوٹی کا کوئی مختصر محصول نہیں تھا اور اضافی محصول میں وقت کی پابندی تھی۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے جمع کرائی گئی انوائس قیمت یا وولوو کے خط کی تاریخ 5.11.1995 کو قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔تاہم، سی ای جی اے ٹی نے آرڈر نمبر 980 آف 1988 (اے) مورخہ 21.11.1988 کے ذریعے اپیل کو مسترد کر دیا۔یہ مذکورہ حکم کے خلاف ہے کہ اس اپیل کو کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 745 (ایل) کے تحت ترجیح دی گئی ہے۔

ہم نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے دلائل سن لیے ہیں۔انہوں نے پیش کیا کہ حکام کی طرف سے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ مینوفیکچرر کے سرٹیفکیٹ کی تاریخ 5.11.1985 کو کیوں قبول نہیں کیا گیا۔آٹو کار میگزین میں بیان کردہ قیمت کا شوکاز نوٹس میں بھی حوالہ نہیں دیا گیا تھا، اور نہ ہی اس کی کاپی اپیل کنندہ کو کسی بھی وقت اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر (اپیل) یا سی ای جی اے ٹی کے سامنے پیش کی گئی تھی۔آٹو کار میگزین میں مذکور قیمتوں کا صرف ایک اقتباس سی ای جی اے ٹی کو دیا گیا تھا۔یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ قابل تشخیص قیمت بڑھانے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس خصوصی اجازت کی درخواست میں جواب دہندگان کی طرف سے اس حقیقت سے انکار کرنے کے لیے کوئی جواب دائر نہیں کیا گیا ہے کہ وہ میگزین جس کا حوالہ اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم پر یا کلکٹر کے حکم پر دیا گیا تھا، درخواست گزار کو فراہم کیا گیا تھا۔شوکاز نوٹس میں میگزین کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔سی ای جی اے ٹی کے آرڈر کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ میگزین کی قیمت کی فہرست کا ایک اقتباس سی ای جی اے ٹی کے سامنے رکھا گیا تھا۔اگرچہ میگزین سے ایک اقتباس پہلی بار سی ای جی اے ٹی کے سامنے رکھا گیا تھا، لیکن سی ای جی اے ٹی نے اپنے احکامات میں کسٹم حکام کی طرف سے اس کے استعمال کو قبول کیا۔جہاں تک درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ مینوفیکچرر کی طرف سے جاری کردہ قیمت سے متعلق سرٹیفکیٹ کا تعلق ہے، سی ای جی

اے ٹی نے اسے نظر انداز کر دیا کیونکہ یہ درآمد کنندہ کی طرف سے کار کی اصل خریداری کے 4 سال بعد جاری کیا گیا تھا۔

ہمارے خیال میں، ایک بار جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ میگزین میں مذکور قیمت کا درخواست گزار کو جاری کردہ شوکاز نوٹس میں ذکر نہیں کیا گیا تھا، تو کسٹم حکام کی طرف سے میگزین میں مذکور مذکورہ قیمت پر کسی بھی طرح کا انحصار غیر قانونی ہونا چاہیے۔ مزید یہ واضح ہے کہ اگرچہ یہ نقطہ اپیلٹ حکام کے سامنے اپیل کی بنیاد پر لیا گیا تھا، لیکن میگزین کی ایک کاپی درخواست گزار کو کبھی دستیاب نہیں کرائی گئی۔ یہ حقیقت کہ اس کے متعلقہ حصے کا ایک اقتباس پہلی بار سی ای جی اے ٹی کے سامنے پیش کیا گیا تھا، ہماری رائے میں اس عیب کو ٹھیک نہیں کرتا ہے۔ جہاں تک مینوفیکچرر کے سرٹیفکیٹ کا تعلق ہے، نہ تو کسٹم حکام کے حکم میں اور نہ ہی سی ای جی اے ٹی کے حکم میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مذکورہ سرٹیفکیٹ میں مذکور قیمت درست نہیں تھی یا یہ کہ سرٹیفکیٹ غیر ملکی مینوفیکچرر سے اجتماعی طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ ہم اس بات کی بھی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ کسٹم حکام کی طرف سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے کہ کسٹم حکام کی طرف سے جو قیمت اپنائی گئی ہے وہ اسی میک، ماڈل، آلات کی سہولیات کی کار کے لیے قابل ذکر تھی جو درآمد کی گئی تھی۔ مذکورہ وجوہات کی بنا پر سی ای جی اے ٹی اور کسٹم حکام کے حکم کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔

ہم، اس کے مطابق، سی ای جی اے ٹی کے ساتھ ساتھ کسٹم حکام کے احکامات کو اس حد تک کالعدم قرار دیتے ہیں کہ وہ اپیل کنندہ کے خلاف ہیں اور کسٹم ایکٹ، 1962 کی دفعہ (1) 28 کے تحت 17.6.1985 پر جاری کردہ شوکاز نوٹس کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اپیل کی اجازت ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

آر۔ اے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:16
I am the author of this document